کرشنا سوبتی نے اپنی کہانیوں میں خواتین کے شعور کے ہمہ جہت پہلوؤں کو پیش کیا ہے

ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام کرشنا سوبتی کے صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ سمینار کی اختتامی تقریب میں شرکاء کا اظہار خیال

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام کرشنا سوبتی کے صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ دو روزہ سمینار آج اختتام پذیر ہو گیا۔ آج دو اجلاس کا اہتمام کیا گیا جن میں کرشنا سوبتی کے افسانے اور خواتین پر ان کی بحث پر توجہ مرکوز کی گئی۔ گوپیشور سنگھ کی صدارت میں 'کرشنا سوبتی کے افسانوی ادب' پر سیشن کا اختتام ہوا، جس میں ندھی اگروال، سدھانشو گپتا اور سنیتا نے اپنے اپنے مضامین پیش کیے۔ کرشنا سوبتی کا ادب اور خواتین کی بحث پر سیشن کا اختتام کشما شرما کی صدارت میں ہوا اور اپنا مشرا، سوجتا سنگھ اور اپاستا نے اپنے مضامین پیش کیے۔ کرشنا سوبتی کے افسانے پر بات کرتے ہوئے ندھی اگروال نے کہا کہ ۶۰-۷۰ سال پہلے کرشنا سوبتی نے خواتین کے شعور کے ہمہ جہت پہلوؤں کو پیش کیا ہے جن کے بارے میں اس وقت کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔ انہوں نے اپنی کہانیوں میں نہ صرف خواتین کی جدوجہد کی عکاسی کی بلکہ یہ بھی ثابت کیا کہ تمام جنگیں عورت کے جسم پر لڑی جاتی ہیں۔ سدھانشو گپتا نے ان کا موازنہ ہم عصر مصنفین منو بھنڈاری اور اوشا پریم ودا سے کرتے ہوئے کہا کہ جہاں منو بھنڈاری نے متوسط طبقہ کے تضادات کی تصویر کشی کی ہے، اوشا پریم ودا نے ازدواجی تعلقات، خاندان اور رشتوں کی تصویر کشی پر روشنی ڈالی، جب کہ کرشنا سوبتی نے خواتین کی جسمانی ساخت کو مختلف طریقے سے اپنایا ہے۔ آزادی ان کی کہانیوں کا مرکز ہے۔ شاید اسی لیے انہیں بنیاد پرستانہ حقوق نسواں کی علامت کہا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی تحریروں کو نظریات اور اخلاقیات جیسے رجحانات سے نہیں باندھا اور جو چاہا لکھا۔ کرشنا سوبتی کی کہانیوں پر بات کرتے ہوئے سنیتا نے کہا کہ ان کی کہانیاں پنجاب کے متوسط طبقے کے خاندانوں پر مرکوز ہیں اور ان میں حقیقت محسوس کی جا سکتی ہے۔ گوپیشور سنگھ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ان کی ہر تخلیق نے قارئین اور ناقدین کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ کرشنا سوبتی کی موجودگی ان کی زبان کو ایک عظیم پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔ ان کی کہانیاں خواتین کے جسم کے تقاضوں کی تسبیح کرتی ہیں۔ کرشنا سوبتی کے ادب پر بات کرتے ہوئے اپاستا نے کہا کہ ان کی خواتین کی بحث میں زندگی کے تئیں بغاوت اور خوشی شامل ہے۔ پروگرام کی نظامت اکادمی کے ڈپٹی سکریٹری دیویندر کمار دیویش نے کی۔